FROM :USMAN GRAFIX FAX NO. :0652551615 16 Sep. 2013 1:16PM P1

ہر ظلم پر نظر

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified خانیوال میں سب سے زیادہ پڑھا جانیوالا واحد روزنامہ

DAILY LOCAL VIEWS
KHANEWAL

روزنامہ
لوکل ویوز
خانیوال

چیف ایڈیٹر
سید شفقت علی شاہ

Email:localviewskwl@yahoo.com

جلد نمبر 2 | اتوار 08 ذیقعدہ 1434ھ 15 ستمبر 2013ء | قیمت 5 روپے | شمارہ نمبر 218

سکول کمیٹیاں اور سماجی احتساب

تحریر: ذیشان علی خان

کسی بھی معاشرے کی ترقی کا ضامن اس کے لوگوں کا بہتر تعلیمی معیار ہوتا ہے۔ لیکن ہم لوگ اس حقیقت سے اتنے ناآشنا ہیں کہ اس کی جاہ کاریاں آج ہم اپنے معاشرے میں بڑھتے جرائم اور دہشت گردی کی صورت میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ ایک پاکستانی شہری ہونے کے ناطے اپنے علاقے کی تعلیمی صورتحال کی بہتری عین اسی طرح فرض ہے جس طرح کوئی مذہبی فریضہ۔ ہمارے ملک کی تعلیمی پالیسیاں بنانے والوں نے کبھی ایک عام آدمی کے بچے کو شمار ہی نہیں کیا اور نہ ہی ہمارے معاشرے کے بھولے بھالے اساتذہ اور عوام نے حکومتی پالیسیاں بدلنے یا ان میں رد و بدل کے لیے آواز اٹھائی ہے۔ تعلیم کے سب سے بڑے سروس پروائیڈر اساتذہ کو ڈینگی مہم، پولیو مہم اور یو۔ پی۔ ای کے لیے ایسے مختص کیا گیا ہے جیسے یہ لوگ خالصتاً ان امور کے لیے ہوں۔ ان تمام مسائل پر قابو پانے کے لیے اور اپنے معاشرے میں تعلیمی صورتحال کو ابتر ہونے سے بچانے کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے ملک کا ہر شہری اپنے آپ کو تعلیمی خدمات کے لیے مختص کر کے اس کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرے اور بچوں کی تعلیم کو یقینی بنائے۔ اس بات کی تمیز کیے بغیر کہ لڑکے کو تعلیم دلوائی جائے یا لڑکی کو۔ کیونکہ ہمارا مذہب اور ملکی قانون لڑکے اور لڑکی کی تعلیم کو یکساں اہمیت دیتا ہے۔ ہمارے ہر سکول میں "سکول مینجمنٹ کمیٹی" کے نام سے ایک جماعت تشکیل دی گئی ہے جس میں اہل علاقہ کے بااثر افراد اور والدین شامل ہوتے ہیں۔ جن کا کام اساتذہ کے ساتھ مل کر علاقہ کی تعلیمی بہتری کے لیے تگ و دو کرنی ہوتی ہے۔ لیکن بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے یہ کمیٹیاں بالکل فعال کردار ادا نہیں کر رہیں اور نہ ہی اس میں شامل افراد کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلایا جاتا ہے۔ ان افراد کا موثر کردار حاصل کرنے کے لیے بھی کوئی پالیسی تشکیل دی جائے۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جن علاقہ جات میں یہ کمیٹی ممبران اور علاقہ کے بااثر افراد نے مل کر تعلیمی ترقی کے لیے اپنا کردار پیش کیا وہاں بچوں کے سکول چھوڑنے کی شرح اور بھی سکول نہ جانے والے بچوں میں واضح کمی آئی ہے۔ اساتذہ سے متعلق یہ کمیٹی ممبران اگر اعلیٰ حکام تک اس بات کو پہنچائیں کہ اساتذہ کو یو۔ پی۔ ای اور ڈینگی مہم وغیرہ سے ہٹا کر صرف بچوں کی تعلیم و تربیت پر مرکوز کیا جائے تاکہ اساتذہ کے پاس بچوں کو پڑھانے کے لیے مناسب وقت ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اہل علاقہ کو سکول کی دیگر ضروریات مثلاً پانی اور واش روم وغیرہ کے لیے بھی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ کمیٹی ممبران اور اہل علاقہ اگر سکول کی ضروریات کو اعلیٰ حکام تک پہنچائیں تو اس کا کوئی نہ کوئی سد باب ہو سکتا ہے۔ اپنے موجودہ پروجیکٹ جو خانیوال اور وہاڑی میں ادارہ بحالیٔ پائیدار ترقی کے تعاون سے جاری ہے، اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ صرف حکومت پر آس لگانے کی بجائے سکول کمیٹی، اساتذہ اور معاشرے کے دوسرے لوگ اپنا کردار پیش کریں تو اس علاقے کی تعلیمی صورتحال کو نہ صرف بہتر کیا جا سکتا ہے بلکہ مزید ابتر ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ تمام لوگ مل کر تعلیمی معیار کی بہتری کے لیے کوشاں ہو جائیں تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان کا تعلیمی معیار بھی ترقی یافتہ ممالک کے شانہ بشانہ کھڑا ہوگا۔